سوال

(28) آپ کا حج اور عمرہ درست ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گذشتہ سے پیوستہ سال میں نے فریضۂ حج ادا کرنے کا ارادہ کیا اور ''حج قرآن'' کی نیت کی۔ بیت اللہ شریف پہنچتے ہی میں نے عمرہ ادا کیا۔ چونکہ اس سے پہلے مجھے بیت اللہ شریف کی زیارت کا شرف حاصل نہیں ہوا تھا اس لئے اسی طواف کو طواف قدم بھی سمجھا جا سکتا ہے۔ اس سے ایک دن بعد میں نے اپنی والدہ مرحومہ کی طرف سے عمرہ ادا کیا۔ چونکہ منیٰ جانے کا وقت یعنی یوم الترویہ ابھی دور تھا تو جن لوگوں کے ہاں میں ٹھہرا ہوا تھا، انہوں نے مجھے مشورہ دیا کہ میں احرام کھول دوں، میں نے ایسا ہی کیا۔ اس کے بعد منیٰ جاتے وقت میں نے نئے سرے سے احرام باندھا۔ صرف حج کی نیت کرتے ہوئے مسجد عمرہ میں دو رکعت نماز ادا کی۔ اس طرح میری نیت حج قرآن کے بجائے حج تمتع کی بن گئی۔ سوال یہ ہے کہ اس طرح کرنے سے میرے حج میں تو کوئی خرابی نہیں آئی' جب کہ میں نے جانور کی قربانی بھی دی ہے؟ اور میں نے حج کے موسم میں اپنی والدہ کی طرف سے جو عمرہ کیا ہے کیا وہ صحیح ہے یا ایک حج کے موسم میں دو عمرے کرنا جائز نہی؟ فریضۂ حج کی ادائیگی کے بعد انسان سے اگر کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو کیا اس سے حج پر کوئی اثر پڑتا ہے؟ اور ہم غلطی سے بہر حال پاک اور معصوم تو ہیں نہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(۱) آپ کا حج' تمتع کی قسم ہے اور آپ نے عمرہ کرنے کے بعد احرام کھول کر اچھا کیا۔

(۲) آپ نے اپنی طرف سے عمرہ ادا کرنے کے بعد والدہ کی طرف سے جو عمرہ ادا کیا ہے وہ صحیح ہے۔ بشرطیکہ آپ نے اپنے عمرہ میں طواف اور سعی کے بعد سر کے بال اتروا کر یا چھوٹے کر کے احرام کھولنے کے بعد یہ دوسرا عمرہ کیا ہو۔

(۳) کفر کے علاوہ کسی گناہ سے نیک اعمال ضائع نہیں ہوتے۔ اگر کسی نے نیکیاں بھی کی ہیں اور گناہ بھی' پھر اس نے توبہ نہیں کی تو قیامت کے دن ان سب کا حساب ہوگا الا یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے گناہ معاف فرما دے۔ البتہ اسلام ترک کر کے نعوذ باللہ مرتد ہو جانا ایک ایسا گناہ ہے جس سے تمام نیک اعمال کالعدم ہو جاتے ہیں جب کہ کفر کی حالت میں موت آ جائے اور جو شخص سچی توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ فضل و رحمت کرتے ہوئے اس کے اعمل کالعدم نہیں فرماتے۔ ارشاد ربانی تعالیٰ ہے:

وَمَن يَرْتَدِدْ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَـٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ وَأُولَـٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (البقرۃ۲/۲۱۷)

''تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے پھر کفر کی حالت ہی میں مر جائے تو یہی لوگ ہیں جن کے عمل دنیا اور آخرت میں ضائع ہو گئے اور یہی لوگ جہنمی ہیں، وہ ہمیشہ اس میں رہیں

گے۔''

وَباللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیَّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

اللجنۃ الدائمۃ ۔ رکن : عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان ، نائب صدر : عبدالرزاق عفیفی ، صدر عبدالعزیز بن باز فتویٰ (٦٣١٠)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلددوم - صفحہ 39

محدث فتویٰ